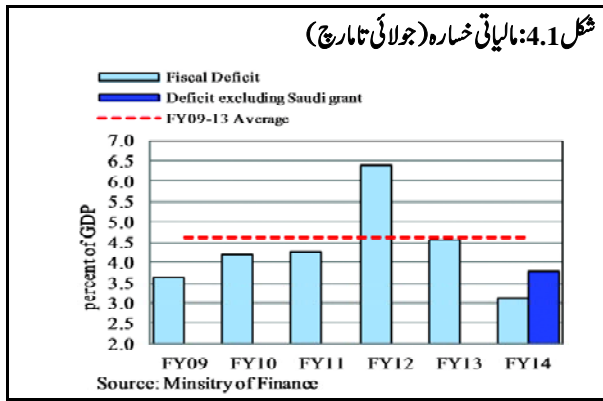


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی کارروائیاں



مالیاتی اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 3.2 فیصد تھا۔ یہ خسارہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم تھا (شکل 4.1) اور بالائی حد آئی ایم ایف سے مطابقت رکھتی تھی۔<sup>1</sup> اس کی میں م س 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایک دوست ملک سے حاصل ہونے والی 1.5 ارب ڈالر کی گرانٹ شامل ہے۔ اس کے روپے والے جز نے حکومت کی

مجموعی امانتیں بڑھادیں جس سے اسٹیٹ بینک سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری کم ہو گئی۔<sup>2</sup> اگر یہ گرانٹ موصول نہ ہوتی تو جولائی تا مارچ م س 14ء کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.8 فیصد تک ہو جاتا۔ یہ شرح بھی پچھلے سال اور گزشتہ پانچ برسوں کی اوسط سے کم ہے۔

گرانٹ کے علاوہ یہ بہتری جاریہ اخراجات کی سست رفتاری اور ٹیکس محاصل میں اضافے سے منسوب کی جاسکتی ہے (جدول 4.1)۔ جاریہ اخراجات میں بہتری وسیع البتہ یہ ہے کیونکہ اخراجات کی تقریباً تمام مددوں میں پست نمود دیکھی گئی ہے۔ دوسری جانب مجموعی ٹیکس محاصل میں نمو بھی جولائی تا مارچ م س 14ء میں گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت بلند تھی۔ تاہم اس میں مطمئن ہونے کی گنجائش نہیں کیونکہ شعبہ توانائی کی واجب الادا قومی کا پھر ابھرنا اور پی ایس ایز کے لیے حکومت کی مسلسل مدد م س 14ء کے آخر تک جاریہ اخراجات کو بڑھا سکتی ہے۔ جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، جولائی تا مارچ م س 14ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں 17.9 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا لیکن ٹیکس مقتدرہ کے اعلان کردہ ابتدائی ہدف کے حصول میں دشواری کے پیش نظر ایف بی آر کے سالانہ ہدف پر نظر ثانی کر کے اسے 200 ارب روپے گھٹا دیا گیا ہے۔

پوری مالیاتی صورت حال کے اندر اس مدت کے دوران مجموعی صوبائی فاضل میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ اس اضافے کا بڑا سبب ترقیاتی اخراجات میں کٹوتیاں تھیں جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں نمو پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں سست رہی (سیکشن 4.4)۔

1 جولائی تا مارچ م س 14ء کے دوران بجٹ خسارے کے لیے آئی ایم ایف کی بالائی حد 1209 ارب روپے (علاوہ گرانٹس) تھی۔ اس کے مقابلے میں اصل خسارہ 811.7 ارب روپے تھا۔ کیپٹل گرانٹ کو نکال دیا جائے تب بھی خسارہ آئی ایم ایف کی بالائی حد سے کم رہتا ہے۔

2 روپے کا جز پاکستان ڈولپمنٹ فنڈ میں جمع کرایا گیا جو اسٹیٹ بینک کا ایک خصوصی کھاتہ ہے۔ مالیاتی کارروائیوں میں اسے 'نثراتی اخراجات' کے تحت، اخراجات میں منفی علامت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ تاہم م س 15ء کی حال ہی میں جاری کردہ بجٹ دستاویزات میں اسے غیر محصولاتی اندراج نیز دیگر ترقیاتی اخراجات کی ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

جدول 4.1: جولائی تا مارچ میں مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ				
ارب روپے، ہنو فیصد میں				
سال پائل مو	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء
الف۔ محاصل	2,477.4	2,124.9	16.6	22.2
ٹیکس محاصل	1,786.2	1,527.8	16.9	11.4
جس میں ایف بی آر محاصل	1,574.8	1,335.2	17.9	4.9
غیر ٹیکس	691.2	597.0	15.8	62.3
ب۔ اخراجات	3,289.0	3,171.1	3.7	20.4
جاریہ	2,904.6	2,642.0	9.9	22.7
ترقیاتی	469.9	444.7	5.7	5.6
خالص قرض گاری	85.9	1.1	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
ثانیاتی اخراجات	-171.3	83.3	59.4	دستیاب نہیں
مجموعی خسارہ (الف-ب)	-811.7	-1,046.2	16.9	-22.4
توازن بطور فیصد جی ڈی پی				
مالیاتی	-3.2	-4.7	2.5	-31.6
محاصل	-1.7	-2.3	9.4	-27.2
بنیادی	0.4	-1.2	-11.1	دستیاب نہیں
ماخذ: وزارت خزانہ				

معیشت کو درپیش گہرے ساختی مسائل سے نمٹنے کے لیے حکومت اب تک کئی اصلاحی اقدامات کا اعلان کر چکی ہے: جون 2013ء میں قومی بجلی پالیسی کا اعلان کیا گیا جس کا مقصد شعبہ توانائی کے مسائل حل کرنا ہے<sup>3</sup>، پاکستان اسمٹل، پی آئی اے، پاکستان ریلویز اور دیگر سرکاری شعبے کے دیگر کاروباری اداروں کی تشکیل نو کے منصوبے پائپ لائن میں ہیں۔ اسی طرح ایف بی آر محاصل کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکس حکام تین سال کی مدت میں ٹیکس مستثنیات ختم کرنے کا منصوبہ تشکیل دے رہے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ایف بی آر نے یہ ٹیکس مستثنیات ہر سال 500 ارب روپے کی ٹیکس محاصل کے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔<sup>4</sup>

ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ حکومت نے تو اپنی ترجیحات درست سمت میں متعین کی ہیں تاہم مالیاتی کھاتوں میں پائیدار بہتری کے لیے اہمیت عملدرآمد کی ہے۔ اس کے لیے مضبوط عزم اور کچھ مشکل فیصلوں کی ضرورت ہے۔

#### خسارے کا مالکاری آمیزہ

جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران بجٹ خسارے کی مالکاری بینک اور غیر بینک ذرائع دونوں سے تقریباً مساوی طور پر آئی (جدول 4.2)۔ اگرچہ بیرونی مالکاری سال کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران تقریباً منفی رہی تاہم چوتھی سہ ماہی میں یہ صورت حال خاصی تبدیل ہو گئی ہے۔

سرکاری قرضہ تیسری سہ ماہی میں 277.9 ارب روپے بڑھ گیا اور ملکی قرضے کے اسٹاک میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ طویل مدتی پی آئی بیز میں بینکوں کی فعال دلچسپی کے باعث ملکی قرضے کے خاکہ سرعیت میں م 14ء کی چوتھی سہ ماہی اور م 15ء کے دوران خاصی بہتری کا امکان ہے۔ مزید برآں، م 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں بیرونی مالکاری کا حصہ یورو بانڈ سے 2 ارب ڈالر اور بین الاقوامی مالی اداروں سے 1.4 ارب ڈالر کی وصولی کے بعد بہت بڑھ گیا ہے (سیکشن 4.5)۔<sup>5</sup>

<sup>3</sup> جون 2013ء میں حکومت پاکستان نے قومی بجلی پالیسی 2013ء کا اعلان کیا۔ اس پالیسی میں م 17 تک لوڈ شیڈنگ ختم کرنے، پیداواری لاگت گھٹانے، ترسیل و تقسیم نقصانات 25 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد پر لانے اور بلوں کی وصولی کو بہتر بنا کر 95 فیصد تک لے جانے کی تجویز دی گئی۔

<sup>4</sup> <http://www.fbr.gov.pk/PressRelease.aspx?view=PressRelease&ActionID=&ArticleID=>

<sup>5</sup> پاکستان نے م 15ء تا 19ء کے لیے عالمی بینک کے ساتھ 11 ارب ڈالر کی کثرت پائمنٹس اسٹریٹجی پر بھی دستخط کیے۔

جدول 4.2: جولائی تا مارچ کے دوران بجٹ خسارے کی مالکاری		
ارب روپے		
م 14ء	م 13ء	
811.7	1,046.2	مجموعی مالکاری
-50.1	-4.1	بیرونی
861.7	1,050.3	ملکی
436.9	856.7	بینک
424.8	193.7	غیر بینک
ماخذ: وزارت خزانہ		

اگرچہ بیرونی مالکاری کی طرف جھکاؤ سے یہ فائدہ ہوگا کہ قلیل مدتی مالکاری پر ضرورت سے زیادہ انحصار سے ابھرنے والے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات کم کرنے میں مدد ملے گی تاہم اس کی وجہ سے بیرونی قرض کی واپسی کی مقدار بڑھ جائے گی۔ بیرونی خساروں کے حوالے سے پاکستان کی تاریخ کے پیش نظر اس کی بیرونی قرض کی واپسی کی استعداد ہمیشہ باعث تشویش رہی ہے۔ اس میں حیرت کی

بات نہیں کہ یورو بانڈ کے ذریعے 2 ارب ڈالر کے حصول سے بیرونی قرض میں اضافے کے حوالے سے تشویش بڑھی ہے۔ اگرچہ حالیہ ماہ میں پاکستان کا مارکیٹ قرضہ 1.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر 3.6 ارب ڈالر ہو گیا ہے تاہم قرض کی ضرر پذیری بہت سے ابھرتی منڈی والے ملکوں اور اس کی سی ڈی کے ارکان سے کہیں کم ہے۔ تاہم مجموعی قرض (ملکی اور بیرونی) کو دیکھا جائے تو پاکستان مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی مقرر کردہ حد سے پہلے ہی تجاوز کر چکا ہے جس کے تحت سرکاری قرضہ آخر جون 2013ء تک جی ڈی پی کے 60 فیصد سے کم ہونا چاہیے تھا اور اس کے بعد مزید گھٹنا چاہیے تھا۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے اس لیے مالیاتی اظہاریوں میں ساختی بہتری ہی ملک کے قرض کے بوجھ کو پائیدار راستے پر ڈال سکتی ہے۔

#### 4.2 محاصل

جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں پچھلے سال کی اسی مدت میں دیکھی گئی 4.9 فیصد نمو کی نسبت 17.9 فیصد اضافہ ہوا۔ اس بہتری کے باوجود گذشتہ دو سالوں میں ہدف سے کم ٹیکس وصولی کے پیش نظر مالیاتی حکام نے م 14ء کی تیسری سہ ماہی میں سالانہ ٹیکس وصولی کا ہدف کم کر کے 2275 ارب روپے کر دیا (جدول 4.3)۔<sup>6</sup> نظر ثانی شدہ ہدف حاصل کرنے کے لیے م 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں اب ایف بی آر کی وصولیوں میں سال بسال 16.5 فیصد اضافہ ہونا چاہیے۔<sup>7</sup> اپریل 2014ء میں تھری جی رفور جی لائسنسوں کی نیلامی سے م 14ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل بڑھنے چاہئیں۔

جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران مجموعی وصولی میں لگ بھگ 51 فیصد اضافہ سیلز ٹیکس کی وجہ سے ہوا جس کا بڑا سبب ٹیکس شرح میں اضافہ تھا۔ ہمارے تخمینوں کے مطابق سیلز ٹیکس وصولیوں میں مجموعی اضافے کا 34.5 فیصد جی ایس ٹی شرحوں میں ایک فیصدی درجہ اضافہ تھا جس کا اعلان م 14ء کے بجٹ میں کیا گیا۔ جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران براہ راست ٹیکسوں سے ہونے والی وصولی بھر پور رہی تاہم کسٹم ڈیوٹی میں 0.7 فیصد کمی آئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 15 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس کا درآمدات کی طرف سے ہٹنا تجارتی اصلاحات کی ضرورت ہے لیکن مالیاتی شعبے پر اس کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

<sup>6</sup> م 14ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 80 ارب روپے کا ششماہی ہدف پورا نہ کر سکیں۔

<sup>7</sup> ایف بی آر کو م 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں 1700.2 ارب روپے اکٹھے کرنے میں جبکہ م 13ء کی چوتھی سہ ماہی میں اصل وصولی 600.9 ارب روپے تھی۔

جدول 4.3: جولائی تا مارچ کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی (عمومی)							
ارب روپے							
اصل	فیصد نمو		م 14ء کا ہدف		فیصد کامیابی		
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	جولائی تا مارچ <sup>1</sup>	مجموعی	جولائی تا مارچ	اپرے سال کے ہدف میں
844.0	975.9	5.1	15.6	1,001.3	1,434.7	97.5	68.0
594.7	716.8	4.3	20.5	673.1	959.2	106.5	74.7
78.8	89.9	-7.0	14.0	129.9	191.2	69.2	47.0
170.5	169.3	15.0	-0.7	198.2	284.3	85.4	59.5
491.3	598.8	4.6	21.9	600.9	910.3	99.7	65.8
1,335.2	1,574.8	4.9	17.9	1,602.2	2,345.0	98.3	67.2
1 آئی ایس بی پی کے اندرونی تخمینے، پچھلے پانچ برسوں میں ایف بی آر کی کارکردگی پر مبنی۔							
ماخذ: وزارت خزانہ							

جدول 4.4: جولائی تا مارچ کے دوران غیر ٹیکس حاصل				
ارب روپے، نمونہ فیصد میں				
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	نمو
597.0	691.2	62.3	15.8	غیر ٹیکس حاصل
7.9	62.3	9.3	دستیاب نہیں	سود
40.6	46.3	22.6	14.3	منافع منقسمہ
150.0	205.0	-2.6	36.7	اسٹیٹ بینک کا منافع
178.5	77.8	دستیاب نہیں	-56.4	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
51.1	59.5	12.8	16.5	گیس اور تیل کی درآمدات
12.7	34.6	-13.3	دستیاب نہیں	گیس پر پز قیامی سرچارج
30.0	20.9	دستیاب نہیں	-30.2	گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس
0	67.7	0	دستیاب نہیں	یونیورسل سپورٹ فنڈ
126.3	117.1	18.8	-7.2	دیگر
418.5	613.4	16.1	46.6	غیر ٹیکس حاصل ماسوائے دفاع
ماخذ: وزارت خزانہ				

تفصیلی جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ کسٹم ڈیوٹی کا لگ بھگ ایک تہائی گاڑیوں، پٹرولیم مصنوعات اور خوردنی تیل کی درآمدات سے آیا۔ ان اشیاء کی درآمدی قدر میں نمونہ سال کے دوران کچھ کم رہی: گاڑیوں (مکمل ساختہ یونٹ) کی درآمد کم ہو رہی ہے کیونکہ ری کنڈیشنڈ گاڑیوں کی عمر کی حد دسمبر 2012ء میں پانچ سال سے گھٹا کر تین سال کر دی گئی ہے۔ م 14ء کی تیسری سہ ماہی میں پٹرولیم مصنوعات کی درآمدی قدر (مشتمل بین الاقوامی نرخوں کے باعث) گھٹ چکی دو سہ ماہیوں کے مقابلے میں کم تھی اور جولائی تا مارچ م 14ء میں بین الاقوامی نرخ بڑھنے کے باعث پام آؤٹ کی درآمد کم ہوئی۔

#### غیر ٹیکس محاصل

جولائی تا مارچ م 14ء میں غیر ٹیکس محاصل میں بھرپور اضافہ ہوا۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کم آئیں تاہم جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران دیگر عوامل کی بنا پر غیر ٹیکس محاصل بڑھے (جدول 4.4)۔<sup>8</sup> مثال کے طور پر گزشتہ سال سے واجبات کی منتقلی، گردش قرضے کی تطبیق کے سلسلے میں پی

<sup>8</sup> پاکستان کو جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 675 ملین ڈالر ملے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 1.8 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے۔

جدول 4.5: جولائی تا مارچ کے دوران مالیاتی خرچ				
ارب روپے، نمونہ فیصد میں				
سال پیمانی	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء
جاری اخراجات	2,642.0	2,904.6	22.7	9.9
سودی ادائیگی	772.2	909.1	23.6	17.7
ملکی	724.7	855.0	25.3	18.0
بیرونی	47.5	54.1	3.3	13.9
دیگر عمومی سرکاری خدمات <sup>1</sup>	323.0	254.2	دستیاب نہیں	-21.3
دفاع	405.8	451.7	16.6	11.3
گرائنڈ (غلاوہ صوبے)	140.4	188.9	10.8	34.5
پنشن	120.0	133.0	21.6	10.8
دیگر	178.7	198.6	21.4	11.1
صوبے	754.9	821.4	11.8	8.8
ترقیاتی	444.7	469.9	5.6	5.7
پی ایس ڈی پی	407.4	393.0	8.5	-3.5
وفاقی	187.5	193.3	-6.5	3.1
صوبائی	219.9	199.7	25.7	-9.2
دیگر ترقیاتی	37.3	77.0	-18.0	106.4
خالص قرض گاری	1.1	85.9	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
مجموعی اخراجات <sup>2</sup>	3,087.8	3,460.4	19.6	12.1
ماخذ: وزارت خزانہ				
1 اس مدت میں زیادہ تر زرائع اعانت شامل ہیں۔				
2 مجموعے میں شماریاتی انحراف کا لحاظ نہیں رکھا گیا اور وہ جدول 4.1 کے اخراجات سے مختلف ہوگا۔				

ایس ای: کے یکبارگی مارک اپ کے ساتھ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ میں یونیورسل سروس فنڈ کی منتقلی<sup>9</sup> اور گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کی یکم جنوری 2014ء کو بحالی<sup>10</sup> کی بنا پر اسٹیٹ بینک کے منافع میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔

### 4.3 اخراجات

جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران مالیاتی اخراجات کی نمو گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم ہوگئی جس کا بڑا سبب جاریہ اخراجات میں اضافہ تھا (جدول 4.5)۔ دوسری طرف ترقیاتی اخراجات کی نمو وفاقی ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باوجود گزشتہ سال بھی اتنی ہی تھی۔ م 14ء کے دوران وفاقی حکومت خالص قرض گاری بھی، زیادہ تر گردش قرضے کے تصفیے کے لیے، تیزی سے بڑھی۔

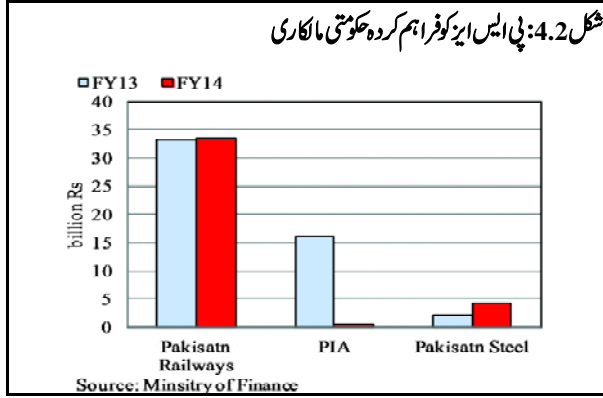
اس مدت کے دوران جاریہ اخراجات میں 9.9 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 22.7 فیصد تھی۔ تاہم اس بہتری کی وجہ مبادیات نہیں ہیں، جیسا کہ ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(i) جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران زراعت گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم ہو گیا۔ تاہم یہ کمی شعبہ بجلی میں واجب الادا رقوم تیزی سے جمع ہونے کے ساتھ ہوئی، جن کی مستقبل میں ادائیگی کرنی ہوگی۔<sup>11</sup>

<sup>9</sup> م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت نے شعبہ بجلی میں 138 ارب روپے کے گردش قرضے کی غیر نقد درستی (adjustment) کی۔ یہ وصولی اس درستی کا حصہ ہے۔

<sup>10</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 14ء۔

<sup>11</sup> 7 مارچ 2014ء کو قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بجلی اور پانی کے وزیر نے بتایا کہ شعبہ بجلی کی واجب الادا رقوم آخر دسمبر 2013ء تک 246.2 ارب روپے ہیں۔ تاہم مئی 2014ء میں مشیز کہ مفادات کونسل میں یہ طے ہوا ہے کہ م 15ء سے شعبہ بجلی میں صوبوں کی واجب الادا رقوم کی کوئی ماخذ پر (at source) ہی کر لی جائے۔ تاہم پرانے واجبات کے تصفیے کا طریقہ کار ابھی تک حتمی طور پر طے نہیں ہوا۔



(ii) جولائی تا مارچ م س 14ء میں ملکی قرضے کی واپسی میں سال بسال کمی ہوئی لیکن اس سے م س 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ نہیں چھپ سکتا جو م س 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں جاری رہنے کا امکان ہے۔<sup>12</sup>

(iii) وفاقی حکومت کی مختلف اداروں (صوبوں کے علاوہ) دی گئی گرانٹس میں جولائی تا مارچ م س 14ء

کے دوران پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ درج کیا گیا۔

آخر الذکر نکتے کے حوالے سے، پاکستان ریلویز کی مالی حالت میں معمولی بہتری کے باوجود حکومت کو اس ادارے کے لیے مالی مدد میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت اضافہ کرنا پڑا (شکل 4.2)۔<sup>13</sup> جہاں تک پی آئی اے کا تعلق ہے حکومت نے جون 2013ء میں خاصی رقم مختص کی جو رواں مالی سال کے دوران جاری کی جا رہی ہے۔<sup>14</sup> علاوہ ازیں گرانٹس کا بڑا حصہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ سے منسلک اخراجات کے لیے مختص کیا گیا۔ افغانستان سے نیٹو افواج کے انخلا کے حوالے سے موجودہ امن و امان کی صورت حال کے پیش نظر یہ اخراجات بھی خاصے بڑھ گئے ہیں اور یہ سلسلہ م س 15ء میں جاری رہنے کا امکان ہے۔

پی ایس ایز کی طرف واپس آنیں تو یہ تذکرہ ضروری ہے کہ پی آئی آے اور پاکستان اسٹیل نجی شعبے کی دور رس شراکت کے لیے اداروں کی فہرست میں شامل ہیں۔ مالیاتی حکام ان اداروں کے مالی مشیر مقرر کر رہے ہیں جو ان اداروں کی جامع تشکیل اور انچکاری کے منصوبوں کے ذمہ دار ہوں گے۔ مزید یہ کہ حکومت پاکستان ریلویز کے بورڈ کو بحال کر رہی ہے۔ تاہم گھٹائے میں جانے والے ان اداروں کی وجہ سے مالیاتی ضیاع کو کم سے کم کرنے کے لیے ان کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے بازار سرمایہ کے سودوں کے ذریعے بے سرمایہ کاری (divestment) کے لیے گیارہ کمپنیوں کی فہرست بنائی ہے۔ ان اداروں میں سے جون 2014ء میں یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ میں سرکاری حصص کی بے سرمایہ کاری کی گئی۔ مزید یہ کہ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کی بے سرمایہ کاری کی بھی منظوری ہو گئی ہے۔

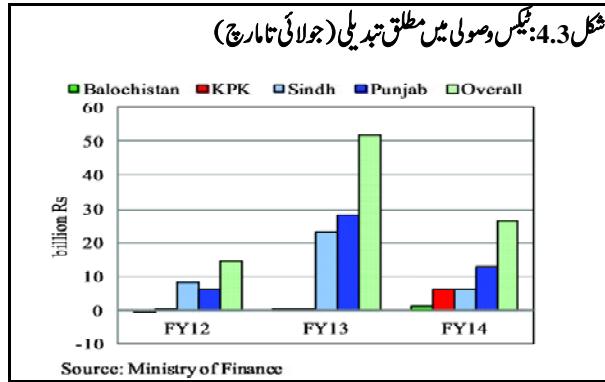
<sup>12</sup> زیادہ بڑا سب سہ ماہی فی بلز پراسیڈنٹ بینک سے حکومتی قرض پر ہونے والی ادائیگیاں تھیں۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بینک پالیسی ریٹ میں اضافے کے امکانات محسوس کرتے ہوئے حکومتی پیپر میں سرمایہ کاری سے باز رہے جس سے حکومت کو اسٹیٹ بینک سے اپنی خسارہ مالکاری پوری کرنی پڑی، جس کی ادائیگی م س 14ء کی تیسری سہ ماہی میں واجب ہو گئی۔ تاہم دوسری سہ ماہی میں حکومتی پیپر میں بینکوں کی دلچسپی بحال ہوئی تو حکومت نے سہ ماہی فی بلز سے 23 کھرب روپے اکٹھا کیے اور ان کی ادائیگی بھی تیسری سہ ماہی میں واجب ہوئی۔ مزید یہ کہ م س 13ء کے دوران ملکی قرضے میں مجموعی اضافے کا لگ بھگ دو تہائی چوتھی سہ ماہی میں بارہ ماہی فی بلز کی بنا پر ہوا جن کی ادائیگی چوتھی سہ ماہی میں واجب ہوئی۔

<sup>13</sup> م س 14ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان ریلوے کو ہونے والا نقصان 13.8 ارب روپے تھا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 115 ارب روپے کا نقصان ہوا تھا۔

<sup>14</sup> 29 جون 2013ء کو پی آئی اے کو مالی سہارا فراہم کرنے کے لیے ایک علیحدہ کھاتے میں 16 ارب روپے رکھے گئے۔ یہ رقم م س 13ء کی مالیاتی کارروائیوں میں شمار کی گئی۔ اس رقم میں سے جولائی تا مارچ م س 14ء میں 14.65 ارب روپے پی آئی اے کو مختلف ادائیگیوں کی مدد میں جاری کیے گئے ہیں۔

جدول 4.6: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں										
ارب روپے										
تمام صوبے		بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب		
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
1248.0	1125.3	128.0	111.8	212.3	181.3	358.1	326.2	549.6	506.1	الف۔ مجموعی حاصل
1017.8	893.2	107.6	94.2	168.8	146.0	280.4	236.4	460.9	416.6	وفاقی حاصل میں حصہ
136.2	109.6	2.0	0.8	9.0	2.9	56.1	49.8	69.0	56.1	ٹیکس
34.7	49.0	3.8	3.7	11.5	6.4	3.9	16.9	15.5	22.0	غیر ٹیکس
59.4	73.7	14.6	13.1	23.0	26.0	17.7	23.1	4.1	11.4	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
1031.1	986.3	86.3	90.9	158.7	149.5	299.5	272.1	486.6	473.8	ب۔ مجموعی اخراجات
831.4	766.3	74.8	69.1	130.0	110.1	228.8	212.9	397.8	374.2	جاریہ
199.7	219.9	11.5	21.8	28.7	39.4	70.7	59.2	88.8	99.6	ترقیاتی
216.9	139.1	41.7	20.9	53.6	31.8	58.6	54.1	63.0	32.3	مجموعی توازن (الف-ب)

ماخذ: وزارت خزانہ



#### 4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

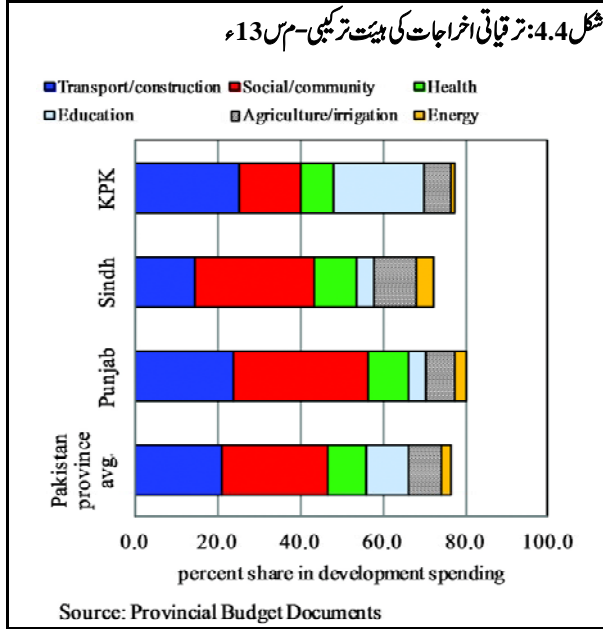
جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران مجموعی صوبائی مالیاتی کھاتوں میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی اور بجٹ فاضل میں 56 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (جدول 4.6)۔ یہ کارکردگی مشترکہ مفادات کونسل میں اتفاق کی عکاسی کرتی ہے جس کے ذریعے صوبائی حکومتوں نے م 14ء میں وفاقی حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں فاضل درج کرنے پر اتفاق کیا تھا۔<sup>15, 16</sup> مجموعی طور پر یہ بہتری ترقیاتی اخراجات میں کمی کی بنا پر ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ سندھ واحد صوبہ تھا جس کے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ درج کیا گیا جبکہ جاریہ اخراجات میں پست نمو پنجاب کی جانب سے ہوئی۔

#### صوبائی ٹیکس وصولی کی پست نمو

ٹیکس وصولی کی رفتار پچھلے سال خاصی بڑھنے کے بعد جولائی تا مارچ م 14ء میں کم ہوئی۔ سندھ اور پنجاب کی ٹیکس وصولیوں میں اس مدت کے دوران تیزی سے کمی ہوئی۔ تاہم جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران خیبر پختونخوا کی ٹیکس وصولی اگست 2013ء میں خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کے قیام کے بعد تقریباً دگنی ہو گئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سبز ٹیکس وصولی کا عمل چلی سطح پر منتقل کیے جانے کے نتیجے میں ابتدائی تیزی کے بعد صوبائی ٹیکس

<sup>15</sup> [http://www.finance.gov.pk/mefp/MEFP\\_201314\\_201516\\_1stReview.pdf](http://www.finance.gov.pk/mefp/MEFP_201314_201516_1stReview.pdf)

<sup>16</sup> مشترکہ مفادات کونسل صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور اتنی ہی تعداد میں وفاقی حکومت کے وزرا پر مشتمل ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے تنازعات کا تعلق کرنے میں اس کا کردار مستحکم کیا گیا۔



وصولیوں کی نمو مستحکم ہو جائے گی (شکل 4.3)۔<sup>17</sup> تاہم ہمارے خیال میں ٹیکس انتظام میں بہتری اور ٹیکس بنیاد میں توسیع صوبائی ٹیکس وصولیوں میں خاصا اضافہ کر سکتی ہے۔ اس تناظر میں سندھ اور پنجاب میں قابل ٹیکس خدمات کی تفصیلات پر نظر ڈالنے سے اہم پہلو سامنے آتے ہیں:<sup>18, 19</sup>

- خدمات پر جی ایس ٹی کی شرح 16 فیصد ہے جبکہ بقیہ ملک میں 17 فیصد ہے۔
- سندھ میں سیلز ٹیکس کی بنیاد (150 خدمات) پنجاب (105 خدمات) کے مقابلے میں وسیع تر ہے۔
- سندھ میں ٹیلی مواصلات خدمات کا دائرہ وسیع تر ہے جہاں ٹیکس جال میں 65 خدمات ہیں جبکہ پنجاب میں 29 خدمات ہیں۔
- مالی شعبے، ہوٹلوں، ریسٹورانوں، تشریری اداروں، پروفیشنل اور کنسلٹنٹس اور کوریئرز کی فراہم کردہ خدمات دونوں صوبوں میں تقریباً مکمل طور پر ٹیکس کے دائرے میں آتی ہیں۔
- جن خدمات پر ٹیکس نہیں (یا کم ٹیکس ہے) انہیں شامل کر کے ٹیکس جال کو بڑھایا جاسکتا ہے۔<sup>20</sup>

اس تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبائی سطح پر جی ایس ٹی کی وصولی کے لیے خدمات پر ٹیکس بنیاد بڑھانے کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت مجموعی ٹیکس وصولی کا 57.5 فیصد صوبوں کو منتقل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی اخراجات کی ذمہ داریاں بھی نچلی سطح پر منتقل کی گئی ہیں تاہم وفاقی محاصل میں صوبائی حصے کا نمایاں اضافہ صوبوں کی اپنے محاصل بڑھانے کی کوششوں کی حوصلہ شکنی کر سکتا ہے کیونکہ صوبوں کے مالیاتی اہداف کو محاصل پیدا کرنے سے پابند نہیں کیا گیا۔ صوبوں کے ساتھ نئے این ایف سی ایوارڈ کو حتمی شکل دیتے وقت اس بے قاعدگی کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

17 مجموعی صوبائی ٹیکس محاصل کی نمو جولائی تا مارچ م 13ء میں 90.1 فیصد سے گر کر جولائی تا مارچ م 14ء میں 24.3 فیصد ہو گئی۔

18 جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران مجموعی صوبائی ٹیکس وصولی میں سندھ اور پنجاب کا حصہ 91.9 فیصد تھا۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے تفصیلی اعداد و شمار دستیاب نہیں۔

19 ماخذ: سندھ سیلز ٹیکس آن سروسز ایکٹ 2011ء کا دوسرا شیڈول، پنجاب سیلز ٹیکس ایکٹ آن سروسز ایکٹ 2012ء کا پہلا اور دوسرا شیڈول۔

20 مثال کے طور پر سفری خدمات، تخصیصی ورکشاپ (سندھ میں ان کا جزو احاطہ کیا گیا ہے)، کیبل ٹی وی آپریٹرز، ریٹائرڈ اے کار (پنجاب میں ٹیکس لگتا ہے)، ڈیزائنرز، ہیلتھ کیئر فراہم کنندگان، انعامی بانڈ ڈیلرز، کمیشن ایجنٹس، ڈیکار، جراثیم کشی کی خدمات، جائیداد اور گاڑیوں کے ڈیلرز، انٹرنیٹ کیفے، کوچنگ اور تربیتی مراکز، کارپوریٹ لا اور ٹیکس مشیر، عمارات کی دیکھ بھال اور خدمات فراہم کرنے والے وغیرہ۔



ترقیاتی اخراجات کی ترجیحات: جیسا کہ خدشہ تھا، صوبائی ترقیاتی اخراجات کو مالیاتی استحکام کی کوششوں کا بوجھ برداشت کرنا پڑا اور ان میں جولائی تا مارچ م س 14ء کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 9.2 فیصد کمی ہوئی۔ م س 12ء میں اخراجات کی اضافی ذمہ داریوں کی مکمل منتقلی کے بعد گزشتہ دو برسوں میں یہ ترقیاتی خرچ خاصا بڑھا تھا۔<sup>21</sup> تاہم اگر صوبوں کو مالیاتی وسائل تعلیم اور صحت جیسے ترجیحی شعبوں میں لگا کر قومی اقتصادی نمو میں حصہ ڈالنا ہے تو صوبائی استعداد کو بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔

بین الاقوامی تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم اور صحت پر اخراجات علاقائی ممالک کی نسبت پاکستان میں کم ہیں۔<sup>22</sup> اس سلسلے میں پاکستان کے صوبائی ترقیاتی اخراجات کے تجزیے سے کچھ اہم پہلو سامنے آتے ہیں (شکل 4.4)۔<sup>23</sup>

پاکستان میں اوسط صوبائی اخراجات کے لحاظ سے ترقیاتی رقوم کا سب سے بڑا حصہ سماجی اور کمیونٹی خرچ ہے جس کے بعد ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کا نمبر آتا ہے۔<sup>24</sup> مزید یہ کہ تعلیم، زراعت اور صحت کو صوبائی سطح پر بظاہر یکساں اہمیت حاصل ہے۔

پاکستان میں صوبے ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کے لیے خاصے وسائل مختص کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں پورے ترقیاتی بجٹ کا ایک چوتھائی اس مد کے لیے مختص ہے۔ تاہم تعلیم پر خرچ کے حوالے سے صوبوں کے درمیان کچھ فرق ہے، اس اہم سماجی خدمت پر خیبر پختونخوا میں بڑی رقم خرچ کی جا رہی ہے جبکہ پنجاب اور سندھ میں اس مد میں کم رقم خرچ کی جاتی ہے (شکل 4.4)۔ مزید یہ کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں زراعت اور آب پاشی پر خرچ کم ہے جبکہ صحت پر کیا جانے والا خرچ تمام صوبوں میں ترقیاتی بجٹ کا لگ بھگ یکساں حصہ ہے۔

تعلیم کے لیے مختص صوبائی رقوم میں یہ نمایاں فرق حیرت انگیز ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ م س 11ء میں شروع ہونے والے مالیاتی تقسیم اختیارات کے عمل کے نتیجے میں تعلیم کو حال ہی میں صوبوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس شعبے میں ترقیاتی ضروریات کا تعین کرنے کی صوبائی استعداد پیدا ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔

اسی طرح صوبائی سطح پر ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کو دی جانے والی اہمیت بھی دلچسپ ہے۔ قومی سطح سے نیچے ترقیاتی ترجیحات میں فرق صوبوں کی انفرادی ضروریات سے منسوب کیا جاسکتا ہے تاہم سرکاری خرچ کا تعین کرنے والے عناصر کے لٹرچر کا جائزہ لینے سے ایک اور تناظر سامنے آتا ہے۔ اس لٹرچر کے مطابق اکثر سرکاری خرچ کی ہیئت ترکیبی کا تعین اس امر سے ہوتا ہے کہ ملک میں نا کارکردگی اور مالی وسائل کا زیاں کس درجے کا ہے۔ نظم و نسق ناقص ہو تو ان اقسام کے سرکاری اخراجات کو ترجیح ملتی ہے جہاں رشوت خوری اور ناجائز کمائی کے دیگر مواقع موجود ہوں۔ نتیجتاً بڑے

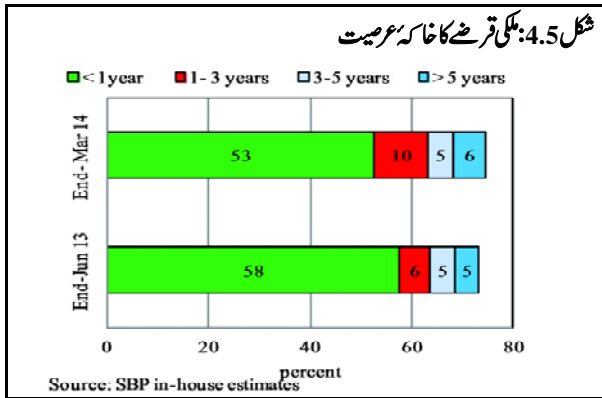
21 اٹھارہویں ترمیم کے تحت م س 11ء اور م س 12ء میں 17 وزارتوں کے وظائف صوبوں کو منتقل کر دیے گئے۔

22 عالمی بینک کے ڈیٹا میں کے مطابق تعلیم و صحت پر اخراجات (لحاظ فیصدی ڈی پی) 5.2 فیصد تھے جبکہ بھارت میں 7.2 فیصد، ملائیشیا میں 9.8 فیصد اور انڈونیشیا میں 5.8 فیصد تھے۔

23 ماخذ: م س 14ء کی صوبائی بجٹ دستاویزات اور بھارتی سرکاری مالیات کی شریات 2012-13ء۔ یہ تجزیہ سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا میں م س 13ء میں ترقیاتی اخراجات کے نظر ثانی شدہ تخمینوں پر مبنی ہے۔

24 سماجی اور کمیونٹی اخراجات میں دیہی و شہری ترقی، رہائش، دیہی ورکس پروگرام وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔

جدول 4.7: سرکاری قرضہ						
ارب روپے						
مطلق تبدیلی				اسٹاک		
مئی 14ء		جولائی تا مارچ		مارچ 14ء	جون 13ء	
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مئی 14ء	مئی 13ء	مارچ 14ء	جون 13ء
277.9	-23.1	1,052.7	1,307.4	937.5	15,882.1	14,574.7
592.3	72.7	634.0	1,299.0	1,162.3	10,820.0	9,520.9
-314.4	-95.8	418.7	8.4	-224.8	5,062.2	5,053.7
-264.4	-34.3	361.1	62.3	-60.3	4,373.4	4,311.1
-22.7	-61.9	6.5	-78.2	-172.4	356.6	434.8
-27.3	0.4	51.1	24.3	7.9	332.1	307.8
ماخذ: بینک دولت پاکستان						



منصوبوں (عمارات، شاہراہیں، انرپورٹ وغیرہ) میں سرمایہ کاری کے لیے سماجی شعبے کے مقابلے میں زیادہ سرکاری رقمیں مختص کی جاتی ہیں [حوالہ: ماؤرو (1998ء)، ڈیلاولڈ (2006ء)]۔<sup>25</sup>

#### 4.5 سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ مئی 14ء کے دوران 13 کھرب روپے کے اضافے سے پاکستان کا سرکاری قرضہ آخر مارچ 2014ء تک 159 کھرب روپے ہو گیا

(جدول 4.7)۔ یہ اضافہ زیادہ تر مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا۔ دوسری سہ ماہی میں کچھ کمی کے بعد تیسری سہ ماہی میں حکومتی قرضے نے پھر اوپر کی طرف سفر جاری رکھا۔ حالیہ اضافہ تمام کا تمام ملکی قرضے کی بنا پر ہوا۔<sup>26, 27</sup>

#### ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی

دسمبر 2013ء میں گرائی میں کمی کے ساتھ بینکوں نے شرح سود کے حوالے سے نقطہ نگاہ تبدیل کر لیا اور مئی 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز

<sup>25</sup> ماؤرو پاؤلو (1998ء)، بدعنوانی اور سرکاری اخراجات کی ہیئت ترکیبی، جرنل آف پبلک اکاؤنٹس، 69، 263-279۔ پاؤلو نے بدعنوانی اور تعلیم پر اخراجات کے درمیان منفی تعلق پیش کیا۔ ڈیلاولڈ کلارا (2006ء)، ترقی پذیر ممالک میں بدعنوانی اور سرکاری اخراجات کی تنظیم، جرنل آف اکاؤنٹس اینڈ فنانس، 30:2۔ کلارا نے 1996-2001ء کی مدت کے 64 ممالک کے اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے تجربی شواہد فراہم کر کے ثابت کیا کہ مختلف شعبوں کے درمیان حکومتی اخراجات کی تنظیم میں بدعنوانی انہم کردار ادا کرتی ہے۔ خاص طور پر سماجی شعبے کی قیمت پر دفاع، ایندھن، سرکاری خدمات، امن و امان پر خرچ کو ترجیح دی جاتی ہے۔

<sup>26</sup> تاہم امریکی ڈالر کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مئی 14ء کے دوران آخر جون 2013ء کی سطح کے مقابلے میں سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات کے اسٹاک میں 0.6 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ روپے کے لحاظ سے قرض کی رقم میں کمی پاکستانی روپے کی قیمت تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے ہوئی۔

<sup>27</sup> آخر مارچ 2014ء کو اسٹیٹ بینک میں 309.9 ارب روپے کی حکومتی امانتوں کو شامل کرنے کے بعد جولائی تا مارچ کے دوران ملکی قرضے میں 989 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔

جدول 4.8: حکومتی ملکی قرضہ (جولائی تا مارچ میں تبدیلی)					
ارب روپے					
م 14ء			جولائی تا مارچ		
م 13ء	م 14ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	
1,162.3	1,299.0	634	72.7	592.3	مجموعی ملکی قرضہ
260.6	948.4	-3.0	-1.5	952.9	مستقل قرضہ
633.1	237.4	611.1	63.6	-437.3	رداء قرضہ
564.6	-263.6	-138.6	264.9	-389.9	ٹی بی بیٹائی *
68.5	501	749.7	-201.3	-47.4	اسٹیٹ بینک
265.6	113.3	25.6	10.7	77	غیر فنڈ قرضہ
3.1	-0.1	0.3	0	-0.3	ایف سی قرضے

\* بشمول اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایم ٹی بی کی یکمشت فروخت  
ماخذ: بینک دولت پاکستان

میں اپنی شرکت بہت بڑھادی۔ تیسری سہ ماہی میں آنے والی مجموعی رقم (977.5 ارب روپے) میں سے لگ بھگ نصف تین سالہ پیپر کے ذریعے آیا جس میں مؤثر عرصیت دو سال سے تھوڑی سی زیادہ تھی۔<sup>28</sup> احساسات میں تبدیلی کی اہمیت کا اندازہ م 14ء کی تیسری سہ ماہی کا پہلی دو سہ ماہیوں کے واقعات کا تقابل کرنے سے ہو سکتا ہے (جیسا کہ تیسرے باب میں بحث ہوئی)۔

بینکوں کے رویے میں یہ تبدیلی ملکی قرضے کی میعادوار ہیئت ترکیبی میں بہتری پر منتج ہوئی (شکل 4.5)۔ ایک سے تین سال کی عرصیت کے وسط مدتی قرضے کا حصہ آخر مارچ 2014ء میں بڑھ کر 10.4 فیصد ہو گیا جبکہ آخر جون 2013ء میں 5.8 فیصد تھا۔ ساتھ ہی قلیل مدتی قرضہ جو آخر جون 2013ء میں 57.6 فیصد تھا آخر مارچ 2014ء میں گھٹ کر 52.6 فیصد ہو گیا۔ واجب الادا ملکی قرضے کے حجم کو دیکھا جائے تو یہ اتار چڑھاؤ اہمیت کا حامل ہے۔

#### تیسری سہ ماہی میں قلیل مدتی

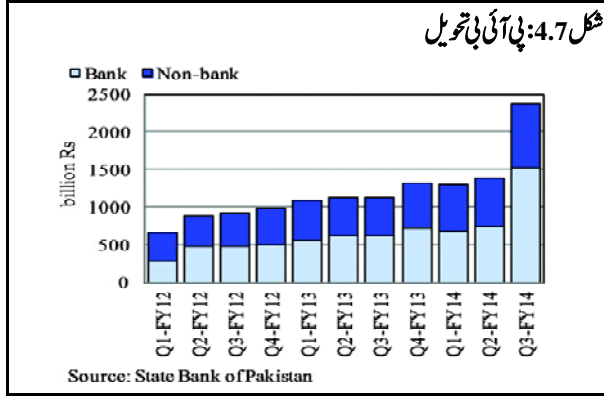
##### قرضہ کم ہو گیا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، پاکستان کا قلیل مدتی قرضہ م 14ء کی پہلی دو سہ ماہیوں میں بڑھنے کے بعد تیسری سہ ماہی میں 437.3 ارب روپے کم ہو گیا (جدول 4.8)۔<sup>29</sup> اس مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کو واجب الادا قرضوں (ایم آر ٹی بیز) اور کمرشل بینکوں کو واجب الادا قرضوں (ٹی بلز) دونوں کا اسٹاک کم ہوا۔

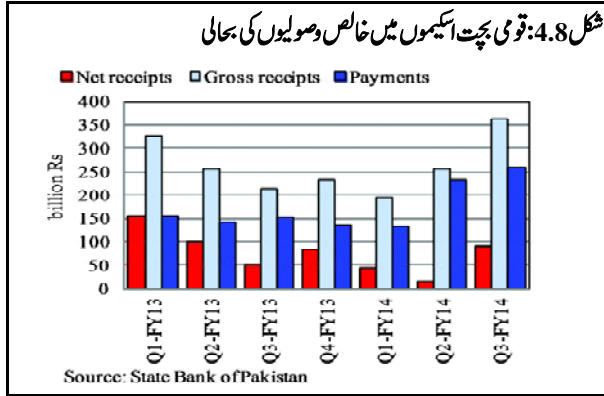
م 14ء کی تیسری سہ ماہی میں شرح سود کے بارے میں مارکیٹ کے تاثرات میں تبدیلی کے بعد ٹی بلز کی کشش بھی ختم ہو گئی: جیسا کہ شکل 4.6 میں

<sup>28</sup> یہ ترمین سالہ پی آئی بی کی ری اوپننگ کے ذریعے جمع کی گئی جو پہلے جولائی 2013ء میں جاری کیا گیا تھا۔ کسی بانڈ کی ری اوپننگ کا مطلب ہے ایک سال یا زیادہ کے لیے مسلسل نیلامیوں میں اسی میعاد کے بانڈ کی پیشکش۔ شیڈ مارک اجرا کا سلسلہ شروع کرنے کے لیے یہ روش متعدد ممالک میں عام ہے۔

<sup>29</sup> جدول 4.8 میں دیے گئے اعداد و شمار قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی کا اظہار کرتے ہیں۔ اصل میں حکومت نے م 14ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کو 384.3 ارب روپے واپس کیے جبکہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں 443.1 ارب روپے قرض لیا تھا۔



دکھایا گیا ہے، دوسری سہ ماہی کی نسبت تیسری سہ ماہی میں بینکوں کا برتاؤ برعکس ہو گیا۔ اہداف میں اضافے کے باوجود پیش کردہ رقوم بہت کم تھیں۔ تیسری سہ ماہی میں ٹی بلز کی قبولیت منہا عرصیت 730.6 ارب روپے تھی جبکہ دوسری سہ ماہی میں 98.2 ارب روپے رہی تھی۔ دوسری طرف بینکوں کی پی آئی بی کی تحویل جو دوسری سہ ماہی میں 744.3 ارب روپے تھی تیسری سہ ماہی میں گئی سے بھی بڑھ کر 15 کھرب روپے ہو گئی (شکل 4.7)۔



مزید یہ کہ م س 14ء کی تیسری سہ ماہی میں 1.5 ارب ڈالر گرانٹ نے مرکزی بینک پر مالکاری دباؤ کم کر دیا۔ اس گرانٹ اور پی آئی بی سے آنے والی رقم نے تیسری سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک کو قرض کی واپسی میں اہم کردار ادا کیا۔

#### تیسری سہ ماہی میں قومی بچت

##### اسکیموں کی بحالی

جولائی تا مارچ م س 14ء میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت قومی بچت اسکیموں میں خالص وصولیاں 50.9 فیصد کم ہو گئیں۔ اس سے تیسری سہ ماہی میں ہونے والی بحالی کا اندازہ نہیں ہوتا جو اکتوبر 2013ء اور جنوری 2014ء میں شرح منافع بڑھائے جانے کے بعد ہوئی (شکل 4.8)۔ تاہم قومی بچت اسکیموں پر منافع میں اضافے کا اثر، جس کی بنا پر مجموعی رقم بہت بڑھ گئی، بھاری حجم بھنائے جانے کے باعث، زائل ہو گیا۔ اتنی زیادہ رقم بھنائے جانے کا سبب غالباً انکم سپورٹ لیوی تھی جس کا اعلان م س 14ء کے بجٹ میں کیا گیا جس نے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی کہ وہ اپنی بچت قومی بچت اسکیموں میں رکھیں اور دوسرا سبب بعض بچت اسکیموں میں منافع پر وڈ ہولڈنگ ٹیکس کی کم از کم حد ختم کیا جانا تھا۔<sup>30, 31</sup>

#### 4.6 سرکاری بیرونی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 14ء میں پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات کا اسٹاک 0.6 ارب ڈالر بڑھ گیا جبکہ پچھلے سال اسی عرصے کے دوران 4.5 ارب ڈالر کی ہوئی تھی (جدول 4.9)۔ اگرچہ اس مدت میں اصل رقم کی ادائیگیاں 25.3 فیصد بڑھیں تاہم ای ایف ایف کے تحت آئی ایم ایف سے آنے

30 ایس آر او نمبر 904(I)/2013 حکومت نے منظور شدہ اثاثوں پر م س 14ء کے بجٹ میں 0.5 فیصد انکم سپورٹ لیوی عائد کی ہے۔ تاہم قانونی مسائل کی بنا پر اس لیوی کی وصولی روک دی گئی۔  
31 ڈیفنس سیکورٹیز ٹیکس، انٹرنیشنل سیکورٹیز ٹیکس، سیکورٹیز اکاؤنٹ یا پوسٹ آفس سیکورٹیز اکاؤنٹ یا فرم ٹرانس سیکورٹیز سرٹیفیکٹ میں 150000 روپے کی زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری پر وڈ ہولڈنگ ٹیکس سے استثنائی سہولت م س 14ء کے بجٹ میں ختم کر دی گئی۔

جدول 4.9: سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات						
ارب ڈالر						
بہاؤ			اسٹاک			
م 14ء			جولائی تا مارچ			
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 14ء	م 13ء	مارچ 14ء	جون 13ء
0.7	-0.7	0.6	0.6	-4.5	51.5	51.0
0.6	-0.2	0.6	1.0	-2.4	44.5	43.5
0.0	-0.6	-0.2	-0.8	-2.0	3.6	4.4
0.0	0.0	0.3	0.3	0.0	3.4	3.1
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

جدول 4.10: بیرونی قرضوں کی آمد (جولائی تا مارچ)				
ملین ڈالر				
م 14ء		م 13ء		
حقیقی	بجٹ تخمینے	حقیقی	بجٹ تخمینے 1	
464.9	1,816.9	761.9	963.4	الف۔ دوطرفہ
				جس میں
303.9	1,365.5	413.1	451.7	چین
78.4	284.5	210.8	422.4	جاپان
52.8	12.8	31.5	20.3	سعودی عرب
1,102.1	2,779.3	912.5	1,810.7	ب۔ کثیر فریقی
				جس میں
325.0	991.7	277.1	450.9	اے ڈی بی
84.8	126.8	40.2	33.8	آئی بی آر ڈی
237.9	951.6	271.7	695.5	آئی ڈی اے
408.8	680.6	315.2	592.5	آئی ڈی بی
6.3	19.2	2.1	22.0	آئی ایف اے ڈی
17.6	9.4	6.3	16.1	اوپیک
322.5			--	ج۔ کمرشل بینک
1,889.5	5,096.2	1,674.5	3,274.2	مجموعی 2 (الف+ب+ج)
1: پورے مالی سال کے بجٹ تخمینے 2: م 13ء اور م 14ء کے بجٹ تخمینوں کے مجموعوں میں یورو بانڈ کے 500 ملین ڈالر شامل ہیں۔				
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن انٹلیجنس رپورٹس				

والے 1.7 ارب ڈالر اور بین الاقوامی مالی اداروں سے قرض کی وصولی میں اضافے کے باعث قرضے کے اسٹاک میں اضافہ ہی ہوا۔<sup>32</sup> مزید یہ کہ اس مدت کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے پاکستان کو 173 ملین ڈالر کا نو قدر پیمائی (revaluation) کا نقصان بھی ہوا۔ مستقبل میں یورو بانڈ اور بین الاقوامی مالی اداروں سے پروگرام قرضوں کے باعث بیرونی قرض و واجبات کے اسٹاک میں خاصے اضافے کا امکان ہے۔

#### تقسیم

بیرونی قرض خواہوں سے آنے والی رقم میں جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 12.8 فیصد اضافہ درج کیا گیا (جدول 4.10)۔ یہ اضافہ مالی سال کے آغاز سے قبل ہونے والے مالکاری معاہدوں کی وجہ سے ہوا۔<sup>33</sup> تاہم بین الاقوامی قرض دہندگان کی جانب سے نئے وعدوں کے باعث بھی م 14ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس

کے اسی عرصے کی نسبت نمایاں اضافہ ہوا۔<sup>34</sup> اپریل اور مئی 2014ء کے دوران پاکستان کو یورو بانڈ اور نئے انتظامات کے تحت دیگر بین الاقوامی مالی

32 جولائی تا مارچ م 14ء میں آئی ایم ایف کو اصل زر کی واپسی 2.5 ارب ڈالر تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 2 ارب ڈالر رہی تھی۔

33 جولائی تا مارچ م 14ء میں ہونے والی مجموعی تقسیم میں سے اس سال کیے گئے نئے وعدوں کی رقم اس مدت میں 237 ملین ڈالرتھیں۔

34 م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرض دہندگان نے 2081.7 ملین ڈالر کے نئے وعدے کیے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 864.9 ملین ڈالر کے وعدے کیے گئے تھے۔

جدول 4.11: اپریل تک 14 مئی خزانہ دہست			
ملین ڈالر			
ماخذ	رقم	میعاد	شرائط
الف۔ بانڈ			
یورہ بانڈ	1,000	5 سال	مارکیٹ
یورہ بانڈ	1,000	10 سال	مارکیٹ
ب۔ آئی ڈی اے			
شعبہ بجلی کی ترقی کی پالیسی کا قرضہ	600	25 سال	نرم
مالیاتی طور پر پائیدار شمولیتی نمو	400	25 سال	نرم
ج۔ اے ڈی بی			
پائیدار شعبہ بجلی کی اصلاحات کا منصوبہ	400	25 سال	نرم
مجموعی (الف + ب + ج)	3,400		
ماخذ: معاشی امور ڈویژن			

اداروں سے 3.4 ارب ڈالر مل چکے ہیں (جدول 4.11)۔ خاص طور پر آئی ڈی اے نے مئی 2014ء میں ایک ارب ڈالر کے دو قرضے دیے ہیں جبکہ اے ڈی بی نے اپریل 2014ء میں 40 کروڑ ڈالر دیے ہیں جیسا کہ ذیل میں بحث کی گئی ہے: <sup>35</sup>

• آئی ڈی اے سے شعبہ بجلی کی ترقی کے قرضے کا مقصد ملک میں مؤثر اور صارف گیر بجلی کا نظام تیار کرنا ہے۔ یہ قرضہ زر اعانت کم کرنے اور نرخوں کو درست کرنے، شعبے کی کارکردگی بہتر بنانے اور زیادہ محاسبہ اور شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے دیا گیا ہے۔

• معاشی اصلاحات کا قرض (مالیاتی طور پر پائیدار اور شمولیتی نمو) جو آئی ڈی اے سے لیا گیا ہے معاشی نمو میں بہتر لانے، مالیاتی استحکام کو یقینی بنانے اور سرمایہ کاری بڑھانے سے متعلق حکومتی اصلاحات میں مدد دینے کے لیے دیا گیا ہے۔

• اے ڈی بی سے ملنے والے شعبہ بجلی کی پائیدار اصلاح کے قرض کا مقصد قومی بجلی پالیسی 2013ء میں اعانت فراہم کرنا ہے۔ <sup>36</sup>

#### یورو بانڈ کا اجرا

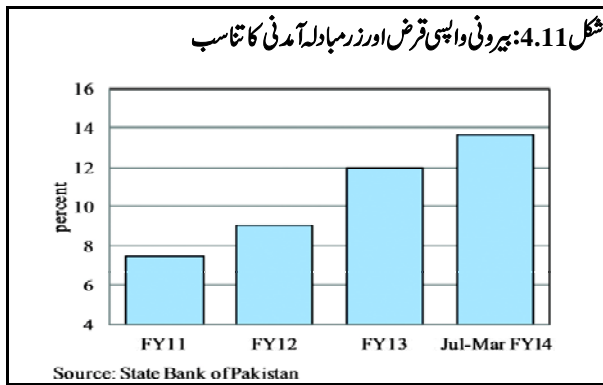
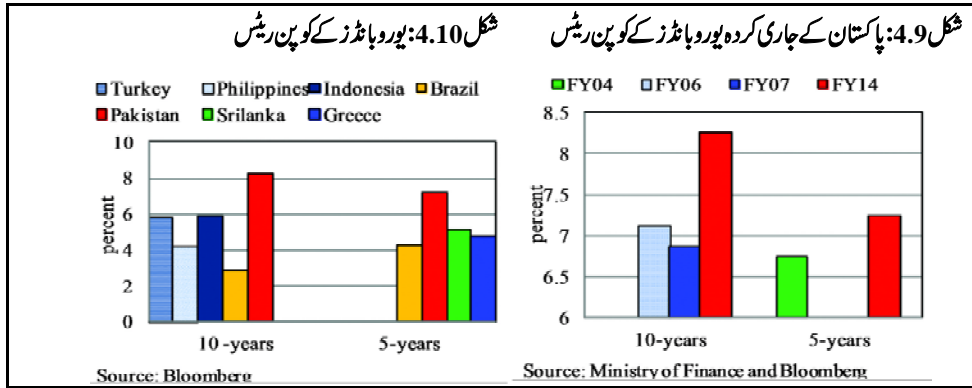
سات سال کے وقفے کے بعد پاکستان نے اپریل 2014ء میں بین الاقوامی بازار سرمایہ میں داخل ہو کر ایک ایک ارب ڈالر کی دو جرائیوں کے ذریعے 2 ارب ڈالر اکٹھا کیے جو 5 اور 10 سالہ عرصیت کی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے 7 ارب ڈالر کی بولیوں موصول ہوئیں جبکہ اصل ہدف 0.5 ارب ڈالر تھا۔ بین الاقوامی بازار سے اس بھرپور جواب کا سبب فنڈنگ کی دستیابی اور حکومت کی جانب سے بلند منافع کی پیشکش تھی۔

2014ء میں کئی دیگر ممالک کی جانب سے جاری کردہ اسی طرح کے دیگر بانڈز کے مقابلے میں زیادہ شرحیں <sup>37</sup> پاکستان کو دی گئی پست کریڈٹ درجہ بندیوں سے منسوب کی جاسکتی ہیں (اشکال 4.9 اور 4.10)۔ اس کا سبب بیرونی اور مالیاتی امکانات اور افغانستان میں جنگ کی بنا پر سلامتی کے

<sup>35</sup> پاکستان نے مئی 15ء 19ء کے لیے عالمی بینک کے ساتھ 11 ارب ڈالر کی کٹری پائڈز شپ اسٹریٹیجی پر بھی دستخط کیے۔ اس حکمت عملی کا مقصد تخفیف غربت اور مشیز کہ خوشحالی کے منسلک اہداف کا حصول ہے۔ دور رس اصلاحات کے شعبے توانائی، معیشت، انتہا پسندی اور تعلیم ہیں۔

<sup>36</sup> سماجی تحفظ کی ترقی کے منصوبے کے لیے اے ڈی بی کے 438 ملین ڈالر کا قرضہ پائپ لائن میں ہے۔ اس پروگرام کا مقصد نقد قوم کی منتقلی میں اضافہ کر کے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو بڑھاوا دینا ہے۔ یہ قرضہ مئی 15ء میں ملنے کی توقع ہے۔

<sup>37</sup> ترکی، انڈونیشیا، فلپائن اورویت نام نے جنوری 2014ء میں 10 سالہ یورو بانڈ جاری کیے جبکہ برازیل نے اپریل 2014ء میں اسی میعاد کے بانڈ جاری کیے۔ اسی طرح برازیل اور سری لنکا نے نومبر 2013ء اور اپریل 2014ء میں 5 سالہ یورو بانڈ جاری کیے۔



خطرات کی بنا پر ہے۔<sup>38</sup> ان دو اہم ریٹوں پر سودی ادائیگیاں پاکستان کی واپسی قرض کی رقم میں 15 سے 155 بلین ڈالر کا اضافہ کر دیں گی۔ یہ واضح رہے کہ بیرونی قرض گیری تک رسائی میں اضافے سے نجی شعبے کے قرضے کی توسیع کے لیے زیادہ گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

#### بیرونی قرضہ پائیداری

کسی ملک کی بیرونی قرضہ پائیداری قرض کی ری

شیدولنگ کے بغیر بیرونی واجبات ادا کرنے کی اہلیت کے لحاظ سے جانچی جاتی ہے۔<sup>39</sup> مزید یہ کہ آئی ایم ایف نے یہ تعین کیا ہے کہ بلند گرانی اور نابدہنگی کی تاریخ کی حامل ابھرتی ہوئی معیشتوں میں اصلاح قرض (debt correction) کے بیشتر واقعات اس وقت ہوئے ہیں جب بیرونی قرض اور جی ڈی پی کا تناسب 35 فیصد سے زیادہ تھا۔<sup>40</sup> پاکستان کا بیرونی قرضہ جی ڈی پی کی فیصد شرح کے لحاظ سے 12.1 فیصد سے گھٹ کر 13.3 فیصد ہو گیا۔ بین الاقوامی مالی اداروں سے آنے والی رقوم اور یورو بانڈ کے اجراء کے باعث کی کا یہ رجحان 14 مئی 2013ء میں معکوس ہو جانے کی توقع ہے۔ مزید برآں، پچھلے چند برسوں سے پاکستان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت زوال پذیر ہے (شکل 4.11)۔ یہ دباؤ اس وقت بڑھ سکتا ہے جب 2001ء کے آخر میں طے پانے والی رعایتی مدت ختم ہونے کے بعد پیرس کلب کے ری شیڈول کیے ہوئے قرضے کی واپسی شروع ہوگی۔<sup>41</sup> اس پس منظر میں، جب تک ملک کی زرمبادلہ کی آمدنی (برآمدات اور ترسیلات زر) خاصی بہتر نہیں ہوتی تب تک حکومت کو بین الاقوامی بازار سے رقوم حاصل کرنے میں محتاط رہنا چاہیے۔

38 ایس اینڈ پی نے پاکستان کو ای اے او (Caa1) کا درجہ دیا جبکہ ویت نام کو بی 2 (B2) اور فلپائن اور انڈونیشیا کو بی اے 3 (Baa3) کے درجے دیے گئے۔

39 ایکویزیماز (2007ء)، ابھرتی منڈیوں میں قرضہ پائیداری: ایک تنقیدی جانچ، ڈیساورنگ پیپر، 61، یو این سی ٹی ای ڈی۔

40 آئی ایم ایف (2003ء)، پائیداری کے تجربے - اطلاق اور طریقہ کار کی بہتری کا جائزہ، شعبہ تشکیل پالیسی اور نظر ثانی کا مطالعہ، جون 2003ء،

<http://www.imf.org/external/np/pdr/sustain/2003/061003.htm>

41 آفیشیل ڈیولپمنٹ اسسٹنس (8.8 رب ڈالر) کے تحت پیرس کلب کے ری شیڈول کیے گئے قرضے کی ادائیگی 17 مئی 2003ء سے شروع ہوگی۔


\_\_\_\_\_



